کسٹمر کے ویب سائٹ پر ناجائز مواد اپلوڈ کرنے کا گناہ سوفٹ ویئر پیکج دینے والے کو ہو گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: NRL-0570　　تاریخ: 13-08-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک آئی ٹی سوفٹ ویئر ہاؤس میں کام کرتا ہوں۔ ہم ایک ایسا پلیٹ فارم (platform) بنانا چاہتے ہیں، جس میں لوگوں کو اجرت پر اپنی ویب سائٹ بنانے کی سہولت دی جائے گی؛ یعنی ہم سے سوفٹ ویئر چلانے کی ایکسیس (Access) کا پیکج (package) خرید لیں گے اور اس پر اپنی مرضی کی ویب سائٹ بنالیں گے۔ اس میں ہم پابندی (Restrictions) تو لگا دیں گے، لیکن مکمل پابندی لگانا بہت مشکل ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہمارے پلیٹ فارم پر ویب سائٹ بناتے ہوئے اگر کسی نے کسی عورت کی تصویر اپلوڈ کر دی، تو کیا ہمیں گناہ ملے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر کسی نے اپنی ویب سائٹ پر ممنوع تصویر یا مواد اپلوڈ کر دیا، تو اس کا گناہ آپ کو نہیں ملے گا، کیونکہ نہ تو آپ خود ایسی تصاویر اپلوڈ کرتے ہیں، نہ ہی یہ شرعاً تعاون کی صورت بنتی ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کا اجرت پر اپنے پلیٹ فارم کی ایکسیس (Access) دینا شرعاً عقد اجارہ ہے کہ اس میں کسی عین چیز کو بیچنے کی بجائے مخصوص رقم کے عوض اپنے پلیٹ فارم کو

استعمال کرنے اور اس میں اپنا مواد شامل کرنے کی منفعت دی جارہی ہے اور عوض کے بدلے منفعت کا عقد اجارہ کہلاتا ہے، اور اپنی کسی عمومی نوعیت کی چیز (جس کا مقصود اعظم معصیت نہ ہو، ان) کو اجارہ پر دینے کے متعلق اصول یہ ہے کہ اگر معصیت کرنے والا اپنے مستقل فعل سے اس کے ذریعے کوئی گناہ کرے، تو اجارہ کرنے والا کسی دوسرے کے فعل کے گناہ کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اگرچہ اسے معلوم بھی ہو کہ سامنے والا اس کے ذریعے کوئی گناہ کا کام کرے گا کہ قرآن پاک میں ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ (اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔) لہذا اپلوڈ کرنے والا اس گناہ کا خود ذمہ دار ہوگا، بشرطیکہ آپ کی اس گناہ میں تعاون کی نیت نہ ہو، کیونکہ آپ کا ان کے ساتھ اجارہ پلیٹ فارم استعمال کرنے کی سہولت دینے پر ہے، نہ کہ ممنوع تصاویر اپلوڈ کرنے پر اور آپ اپنی طرف سے ممکنہ پابندیاں بھی لگارہے ہیں۔

اس کی قریبی فقہی نظیر یہ ہے کہ اگر کوئی فرد کسی ایسے شخص کو مکان کرایہ پر دے، جو اس میں شراب نوشی کرے یا شراب بیچنے کا کاروبار کرے یا اندر گرجا یا کنیسہ بنائے، لیکن اس کی نیت اس کے گناہ پر مدد کرنے کی نہ ہو (تو ایسا کرنا) تعاون علی المعصیت نہیں کہلائے گا، بلکہ جائز ہوگا اور اس کی کمائی بھی حلال ہوگی، کیونکہ ان اشیاء سے معصیت قائم نہیں ہو رہی، بلکہ دوسرے شخص کے مستقل فعل سے ہو رہی ہے اور مالک مکان کی معصیت میں تعاون کی نیت بھی نہیں ہے۔

در مختار میں اجارے کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا: "ھی تملیك نفع مقصود من العین بعوض "یعنی کسی چیز کے عوض ایسے نفع کا مالک بنانا جو عین شے سے مقصود ہو اجارہ کہلاتا ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، جلد6، صفحہ4، دار الفکر، بیروت)

"الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی "میں اجارہ کی تعریف کے بارے میں ہے: "الإجارة عقد على المنافع بعوض لأن الإجارة في اللغة بيع المنافع "ترجمہ: اجارہ ایسا عقد ہے کہ کسی چیز کے عوض

نفع کا مالک بنانا ہے، اس لئے کہ اجارہ لغت میں نفع کی بیع کو کہتے ہیں۔

(الهدایة فی شرح بدایة المبتدی، جلد3، صفحه203، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

"جد الممتار" میں اعلی حضرت رحمہ اللہ "تعاون علی المعصیت" کے متعلق ضابطہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: "ان الشیئ اذا صلح فی حد ذاته لان یستعمل فی معصیة وفی غیرها ولم یتعین للمعصیة فلم یکن بیعه اعانة علیها لاحتمال ان یستعمل فی غیر المعصیة ،وانما یتعین ذالک بقصد القاصدین والشک لا یؤثر، وغلبة الظن فی امثال المقام ملتحق بالیقین والتغییر لکونه فعل فاعل مختار یقطع النسبة اذا تمهد هذا، فاعلم ان معنی ما تقوم المعصیة بعینه ان یکون فی اصل وضعه موضوعا للمعصیة او تکون هی المقصودة العظمی منه" ترجمہ: شے جب اپنی ذات میں صلاحیت رکھتی ہو کہ وہ معصیت اور غیر معصیت دونوں میں استعمال ہو سکتی ہے، تو وہ معصیت کے لئے متعین نہ ہوئی، تو اس کا بیچنا بھی گناہ پر مدد کرنا نہیں ہو گا، اس احتمال کی وجہ سے کہ ہو سکتا ہے اسے غیر معصیت میں استعمال کیا جائے اور اس کا معصیت کے لئے متعین ہونا، تو قصد کرنے والے کے قصد سے ہو گا اور شک مؤثر نہیں ہوتا (یعنی یہ شک کہ ہو سکتا ہے اس نے معصیت کا ہی قصد کیا ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں) اور اس جیسے مقام میں ظن غالب یقین کے ساتھ لاحق کیا جاتا ہے (یعنی ظن غالب ہو جائے کہ معصیت کے لئے خریدتا ہے، تو بیچنے کی اجازت نہیں ہو گی، کیونکہ اس مقام میں ظن غالب ملتحق بالیقین ہے) اور تغییر (جو معصیت کے لئے نہیں تھی، اسے معصیت میں بدلنا) چونکہ مختار فاعل کا فعل ہے، اس لیے یہ معصیت کی نسبت (بائع) سے منقطع کر دے گا، جب تو نے تمہید کے طور پر یہ سمجھ لیا، تو جان لے کہ کسی شے کے عین سے معصیت قائم ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنی اصل وضع میں معصیت کے لئے موضوع ہو یا معصیت ہی اس شے کا مقصود اعظم ہو۔ **(جد الممتار، جلد7، صفحه75، مکتبة المدینه، کراچی)**

"طحطاوی علی الدر" میں ہے: "اقول البیع لیس قیدا بل کذلک وهبه لهم او اوصی لهم به او اعارهم او آجرهم ذلک وهذا وان لم نره منصوصا الا ان قواعد المذهب لا تاباه" ترجمہ: میں کہتا ہوں: بیچنا قید (احترازی) نہیں ہے، بلکہ اگر اس نے ان کو وہ تحفہ دیا ہو یا ان کے لئے اس کی وصیت کی ہو یا ان کو عاریتاً دیا ہو یا ان کو اجارے پر دیا ہو، تو بھی یہی حکم ہو گا۔ اگرچہ اس پر ہم نے کوئی نص نہیں دیکھی، مگر ہمارے

مذہب کے قواعد اس کا انکار نہیں کرتے۔

(الطحطاوی علی الدر، جلد2، صفحہ495، مطبوعہ کوئٹہ)

خلاصۃ الفتاوی میں ہے: ”اما علی قول ابی حنیفۃ لا یکرہ و کذا فی کل موضع تعلق المعصیۃ بفعل فاعل مختار و من جملۃ ذلک لو آجر بیتہ لیتخذ فیہ بیعۃ او کنیسۃ او بیت نار یطیب لہ“ **ترجمہ:** بہر حال امام اعظم کے نزدیک یہ مکروہ نہیں ہے یونہی ہر وہ معاملہ جس میں معصیت کا تعلق فاعلِ مختار کے فعل کے ساتھ ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے، ان میں سے چند صورتیں یہ ہیں کہ کمرہ اس لئے اجرت پر دیا کہ اس میں گرجا، کنیسہ یا آگ کی عبادت گاہ بنائی جائے، تو یہ اس کے لئے حلال ہے۔

(خلاصۃ الفتاوی، جلد3، صفحہ149، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”جائز ہے اگرچہ معصیت کا خوف نہیں، بلکہ صراحۃً معصیت کرتا ہے۔ یہ اپنی جائز نیت سے کرایہ پر دے اس کی معصیت کا وبال اس پر ہے، عمرو پر کوئی مواخذہ نہیں، لتخلل فعل فاعل مختار، قال اللہ تعالی: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾۔“

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ446، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور جگہ سوال ہوا: ” مسلمان اپنا مکان شراب بیچنے کے لئے اور شراب نوشی کے لئے کرایہ سے دے تو درست ہے یا نہیں؟ اور اس کی ایسی کمائی کا کھانا دوسرے مسلمان کے لئے درست ہے یا نہیں؟ “تو جواباً ارشاد فرمایا:” مسلمان مکان کرایہ پر دے اس کی غرض کرایہ سے ہے، اور اعمال نیات پر ہیں، یہ نیت کیوں کرے کہ اس لئے دیتا ہے کہ اس میں شراب نوشی و شراب فروشی ہو، ایسی حالت میں کرایہ اس کے لئے حلال اور اس کے یہاں کھانا کھانے میں حرج نہیں، ہاں جو اس حرام نیت کو شامل کرلے کہ وہ اب خود ہی گنہگار بنتا ہے۔“ **(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ501، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

29صفر المظفر 1448ھ/13اگست 2026ء

دار الافتاء اہلسنت المفتی darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے